اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
سب کچھ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیلئے پیدا ہوا کے بیان میں

جیساکہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضاخان افغانی قندھاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو	جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

محدث خیر الامم امیر المومنین خلیفۃ المسلمین غیظ المنافقین مرادرسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ، تاجدار عدالت حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم رسول محتشم نور مجسم شفیع معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ:

۱۔لما اقترف آدم الخطیئۃ فقال یارب اسئلک بحق محمد لماغفرت لی۔

جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی توانہوں نے عرض کیااے رب کریم میں تجھ سے محمد کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں سوال کرتاہوں کہ میری مغفرت فرمااس پر اللہ تعالیٰ کریم نے فرمایاکہ اے آدم علیہ السلام کہ تونے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کیسے پہچانا ابھی تک توان کی تخلیق بھی نہیں ہوئی آدم علیہ السلام نے عرض کیامولاجب تونے مجھ اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایااپنی روح مجھ میں پھونکی تومیں نے اپناسر اٹھاکر دیکھاتو عرش کے ستون پر لکھاہوا دیکھا۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔پس میں نے جان لیاکہ تیرے نام کے ساتھ اس کانام ہوسکتا ہے جو تجھے مخلوق میں سب سے محبوب ہے۔وقال اللہ تعالیٰ صدقت یاآدم۔اللہ کریم نے فرمایاکہ اے آدم علیہ السلام تونے سچ کہاکہ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیاراوہی محبوب ہے۔اب جب کہ تونے اس

کے وسیلے سے دعا کی ہے تو فقد غفرت لک۔پس تحقیق میں تمہیں معاف فرمادیاہے۔اور(سن لو)**ولو لا محمد ماخلقتک** اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔[1]

---

[1] (مستدرک علی الصحیحین ج ۲ص۶۷۲رقم الحدیث ۴۲۲۸،تفسیرروح البیان تحت سورۃ البقرۃ الآیۃ ۳۷ج ۱ص ۱۱۶دارالکتب العلمیه بیروت لبنان،تفسیر درمنثورتحت الآیۃ سورۃ البقرۃ ۳۷ج ۱ص ۱۲۰ضیاءالقرآن پبلی کیشن لاھور،ھکذافی تفسیرروح المعانی،المعجم الاوسط من اسمه محمدج۵ص۳۶رقم الحدیث ۶۵۰۲دارالکتب العلمیه بیروت لبنان،۲۰۱۳ھ،مجمع الزوائد ومنبع الفوائدکتاب علامات النبوۃباب عظیم قدرہ ج۸ص۳۲۳رقم الحدیث ۱۳۹۱۷دارالکتب العلمیه بیروت،کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال کتاب الفضائل سیدنامحمدﷺج ۱۱ص۲۰۶رقم الحدیث ۳۲۱۳۵دارالکتب العلمیه بیروت لبنان،تاریخ دمشق الکبیرذکرمن اسمه ادریس ج۷ص۳۰۹رقم الحدیث ۱۹۷۸دارالاحیاء التراث العربی بیروت ،تھذیب تاریخ دمشق ج۲ص۳۶۰دارالمسیرۃ بیروت لبنان، الشفاءبتعریف حقوق المصطفیﷺالباب الثالث الفصل الاول فبیناوردمن ذکرمکانته ج ۱ص۱۱۳ دارالکتب العلمیه بیروت، کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب باب خصوصیته ﷺبکتابة اسمه ج ۱ص۱۲دارالکتب العلمیه بیروت،الریاض الانیقة فی شرح اسماءخیرالخلیقة ص۵۴شبیربرادرزلاھورپاکستان،نسیم الریاض فی شرح شفاءالقاضی عیاض الباب الثالث فصل فی تعظیم النبیﷺوتوقیرہ وجلاله ج۴ص۴۸۶دارالعلمیه بیروت لبنان۱۲۰۰۱ء،دلائل النبوۃ ومعرفۃالاحوال صاحب الشریعة ج۵ص۴۸۹دارالکتب العلمیه بیروت لبنان،۲۰۰۸ھ،جامع الآثارفی مولدالنبی المختارﷺج ۱ص۳۹۱دارالکتب العلمیه بیروت لبنان،۲۰۰۹ء،تفسیرالروح البیان تحت سورۃ البقرۃ الآیۃ ۳۷ج ۱ص۱۱۶دارالکتب العلمیه بیروت لبنان،تفسیردرمنثورتحت سورۃ البقرۃ الآیۃ ۳۷ج ۱ص ۱۲۰ضیاءالقرآن پبلی کیشن لاھور، تفسیرروح المعانی تحت سورۃ البقرۃ الآیۃ ۳۷ج ۱ص ۳۲۰مکتبة رشیدیة کوئٹه پاکستان،تفسیر فتح العزیزتحت سورۃ البقرۃ الآیۃ ۳۷ص ۳۷۴نوریة رضویه پبلی کیشنزلاھور،المواھب اللدنیة المقصدالاول فی تشریف اللہ تعالیٰ ج ۱ص۵۲فریدبک اسٹال لاھورپاکستان،المواھب اللدنیه المقصدالعاشرفصل فی زیارۃ قبرہ الشریف ج۳ص۶۲۰فریدبک اسٹال لاھورپاکستان،مصابیح السیرۃ المحمدیة ج۱۲ص۲۲۰دارالکتب العلمیة بیروت لبنان،۲۰۱۲ء،الوفاءباحوال المصطفیﷺ الباب الاول ج ۱ص۳۳مکتبة نوریة رضویة فیصل آبادپاکستان ،البدایة والنھایة ج ۱ص۱۳۱دارالفکربیروت لبنان،انسان العیون فی سیرۃ امین المامون باب ماجاءمن امررسول اللہ عن اخبارالیھودج ۱ص۳۱۵دارالکتب العلمیة بیروت لبنان، سبل الھدیٰ والرشادفی سیرۃ خیرالعبادجامع ابواب التوسل الباب الثانی ج۱۲ص۴۰۳دارالکتب العلمیة بیروت لبنان،مدارج النبوۃ ج۲ص۱۴ضیاءالقرآن پبلی کیشنزلاھورپاکستان،جذب القلوب الی دیارالمحبوب ص۲۷۷کبربک سیلرزلاھورپاکستان،وفاءالوفاء باخباردارالمصطفیﷺ،الباب الثامن الفصل الاول ج۴ص۱۹۳مکتبة الحقانیة پشاورپاکستان،جواھرالمعظم فی زیارۃ القبرالشریف النبوی المکرم ص۲۱۲مرکزتحقیقات اسلامیه لاھورپاکستان،شفاءالسقام فی زیارۃ خیرالانام ص۱۸۹ادارہ مصباح القرآن ساھیوال پاکستان،الفتاویٰ الحدیثیه مطلب فی ان الادلة المعتبرۃ قامت علی تفصیل نبیناص۳۳۲دارالکتب العلمیه بیروت لبنان،حجة اللہ علی العلمین فی معجزات سیدالمرسلین ص۲۵دارالکتب العلمیةبیروت،مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص۲۱۹-۴۶۵نوریة رضویة پبلی کیشنزلاھور،جواھرالبحارفی فضائل النبی المختارﷺمن جواھرشیخ اسماعیل حقی ج۲ص۲۹۵دارالکتب العلمیة بیروت لبنان،مولدرسول اللہ ﷺ ص ۱۹مرکزتحقیقات اسلامیةلاھورپاکستان،جواھرالبحارفی فضائل النبی المختارﷺ ص۸۶ج۳۲جواھرالبحارفی فضائل النبی المختارمن جواھرابن حجرج۲ص۱۳۷ ، حجة اللہ علی العلمین فی معجزاةالباب الثانی الفصل الثالث القسم الرابع ص۵۷۹دارالکتب العلمیة بیروت،الانوارالمحمدیة من المواھب اللدنیه المقصدالاول

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے پاک پیغمبر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ: **یعیسیٰ !آمن بمحمدوأمرمن ادرکه من امتک أن یؤمنوا به**۔یعنی اے عیسیٰ علیہ السلام !تم بھی ایمان لاؤ محمد کریم ﷺ پر اور امت کو بھی حکم دو جو بھی ان کا زمانہ پائے تو ضرور ان پر ایمان لائے۔

فلولا محمد ﷺ ماخلقت آدم۔اگر سیدنا محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔

ولولا محمد ﷺ ماخلقت الجنة ولاالنار۔اور اگر سیدنا محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں نہ جنت کو پیدا کرتا اور نہ دوزخ۔

ولقدخلقت العرش علی المآءفاضطرب فکتبت لا اله الا الله محمدرسول الله فسکن۔

ص ۱۴ حقیقت کتابوی ترکی استنبول، ۲۰۱۱ء،جواھرالبحارفی فضائل النبی المختار ﷺ ج۴ص۴۷من جواھرالسمودی دارالکتب العلمیة بیروت لبنان، ۱۹۹۸ء،مصباح الظلام باب ماجاءفی استغاثة سیدناآدم ابی البشر باالنبی ﷺ ص ۶۰ مکتبة قادرية لاھورپاکستان، شواھد الحق فی استغاثة بسید الخلق ص۲۱۷ حامداینڈکمپنی لاھورپاکستان،شفاءالنوادبزیارة خیرالعبادص ۲۸۲ کاروان اسلام پبلی کیشنزلاھورپاکستان،السیرة النبویة للدحلان مکی ج ۱ ص ۱۵ ضیاءالقرآن پبلی کیشنزلاھورپاکستان،(یھی حدیث شریف دیوبندیوںاورغیرمقلدین کی درج ذیل کتابوں میں موجودھے۔)شیخ ابن تیمیه کتاب الوسیلة ص ۹۰ اسلامی اکیڈمی لاھور،شیخ اشرف علی تھانوی نشرالطیب ص ۱۳ تاج کمپنی لمیٹڈلاھور،شیخ زکریاکاندھلوی فضائل درودشریف ص ۱۵۶ کتب خانہ اشرف کراچی پاکستان،شیخ عنایت شاہ باغ جنت ص ۳۶۱ مکتبة الحسن لاھور،مفتی حبیب دیوبندی تحقیق مسئله توسل ص ۶۸ سرگودھاپاکستان،عابدمیاں رحمة اللعلمین ص ۳۹۷، ۱۵۹، ۱۳۶، ۹۲ محمددین اینڈسنز کراچی پاکستان،ھدیة المھدی ص ۴۸ چشتی کتب خانه فیصل آباد)

نوٹ:امام حاکم ،علامه سمھودی،علامه خفاجی،علامه زرقانی ،علامه قسطلانی رحمة الله علیھم اجمعین نے اس حدیث کو صحیح قراردیاھے۔

اورجب میں نے عرش کوپانی پرپیدا کیاتومضطرب ہواتومیں نے اس پر **لاالٰہ الااللہ محمدرسول اللہ** لکھاتووہ ٹھہر گیا۔[2]

نہ جنت ہوتی نہ دوزخ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماسے روایت ہے کہ حضور شہنشاہ حسینان عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اتانی جبریل فقال یامحمدﷺلو لاک ماخلقت الجنۃولو لاک ماخلقت النار۔

جبریل علیہ السلام میرے پاس حاضرہوئے اور عرض گزارہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ اگر آپ نہ ہوتے تونہ جنت کوپیدا کیاجاتااورنہ دوزخ کو۔[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی حدیث قدسی مروی ہے کہ حضور جان کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یقول اللہ عزوجل وعزتی وجلالی لو لاک ماخلقت الجنۃولو لاماخلقت الدنیا۔

---

[2] (مستدرک علی الصحیحین کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاءباب ذکرسیدالمرسلین ج۲ص۶۷۲رقم الحدیث ۴۲۲۷دارالکتب العلمیہ لبنان،مصابیح السیرۃ المحمدیۃ ج ۱ ص ۸۶دارالکتب العلمیہ بیروت،کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب باب خصوصییتہ ﷺ ج ۱ ص ۱۴ دارالکتب العلمیہ لبنان،حاشیہ شہزادہ علی الخرپوتی ص ۱۷نورمحمداصح المطابع کراچی،الوفاءباحوال المصطفیٰ ﷺباب الاول ص۴۸حامداینڈکمپنی لاھورپاکستان،تفسیرروح البیان ج۶ص ۲۰الفتاویٰ الشھاب الدین الرملی ص۲۹۴سورۃ الفرقان الآیۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت،شواھدالحق فی الاستغاثۃ فی سید الخلق ﷺص ۲۶۵حامداینڈکمپنی لاھورپاکستان،الفتاویٰ الحدیثیۃ مطلب فی ان الادلۃ المعترۃ ص ۳۳۲دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان،اس حدیث شریف کے متعلق امام حاکم لکھتے ھیں۔ھذاحدیث صحیح الاسنادیعنی اس حدیث کی سندصحیح ھے۔)

[3] (الاسرارالمرفوعۃ فی اخبارالموضوعۃ ص۱۹۴ قدیمی کتب خانہ کراچی،کنزالعمال کتاب فضائل نبینامحمدﷺج ۱۱ ص۱۹۴ رقم الحدیث ۳۲۰۲۲دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔مصابیح السیرۃ المحمدیۃ ج ۱ ص ۸۶دارالکتب العلمیۃبیروت لبنان)

یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ،اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو نہ جنت کو پیدا کرتا اور نہ دنیا کو پیدا کرتا۔[4]

یہاں ہم قارئین کی ضیافت طبع اور حدیث شریف کی وضاحت کیلئے مناظر اہلسنت، منبع علم وحکمت ،عالم باعمل ،شیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۸۱ کا ایک ملفوظ درج کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی اور نہ دوزخ ۔ارے جنت جنت کرنے والو!جنت بھی مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں بنی ہے بلکہ میں تو کہا کرتا ہوں کہ جس طرح کوئی اپنے محبوب کے سر کا صدقہ دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی شان کے لائق اپنے محبوب وحبیب ﷺ کے سر کا صدقہ بنادی۔(اپنی مخلوق کیلئے)۔

نہ زمین وآسمان ہوتے:

الامام ،المحدث، سیف الدین ابی جعفر ابن طغربک رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الدر النظیم فی مولد النبی الکریم، میں لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کو الہام فرمایا کہ وہ بارگاہ خداوندی میں یوں عرض گزار ہوں:

یارب لم کنیتنی ابامحمد۔

یعنی اے میرے رب عزوجل !میری کنیت ابو محمد کیوں ہے؟

---

[4] (مسندالفردوس ،بماثور الخطاب ،باب الیاء،ج۵،ص۲۲۷،رقم الحدیث ۸۰۳۱دارالکتب العلمیہ بیروت،الاسرارالمرفوعہ فی اخبارالموضوعۃ رقم الحدیث ۷۵۵ص۱۹۴قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان،سبل الھدیٰ والرشادفی سیرۃ خیرالعبادج ۱ ص ۷۵الباب الثانی دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

قال اللہ تعالیٰ: یاآدم ارفع رأسک۔

اللہ کریم جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: اے آدم اپنا سر اٹھاؤ۔

فرفع رأسه فرای نورمحمدعلی سرادق العرش۔ پس انہوں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ نور محمد عرش کے ارد گرد چھایا ہوا ہے۔

فقال یارب ماھذاالنور؟ عرض کیا یا اللہ یہ نور کیسا ہے؟ **قال ھذانور نبی من ذریتک اسمه فی السماءوفی الارض محمد۔** ارشاد ہوا کہ یہ نور اس نبی کا ہے جو تیری اولاد میں سے ہو گا اس کا نام آسمانوں میں احمد ہو گا اور زمین میں محمد ﷺ۔

لولاہ ماخلقتک ولاخلقت سماءولاارضا۔

اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ زمین و آسمان کو پیدا کرتا۔[5]

نہ جن ہوتے نہ فرشتے:

علامہ صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث قدسی لکھتے ہیں کہ **لولاک ماخلقت سمآء ولاارضاًولاجناولاملکا۔** اے پیارے محبوب ﷺ اگر تم نہ ہوتے تو نہ میں آسمانوں کو پیدا کرتا اور نہ زمین کو جنات کو اور نہ ہی فرشتوں کو پیدا فرماتا۔[6]

نہ عرش ہوتا نہ کرسی نہ لوح و قلم:

علامہ شیخ محمد المغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث قدسی لکھتے ہیں کہ **فبینماآدم یسیر فی الجنة۔** آدم علیہ السلام جنت میں سیر کر رہے تھے کہ (کیا دیکھا) **اذرای نورسیدنامحمدفی سرادق**

---

[5] (مواهب اللدنیه مع زرقانی باب فی تشریف اللہ تعالیٰ، ج ۱ ص ۸۵-۸۶ دارالکتب العلمیه بیروت لبنان، الانوار المحمدیة من المواهب اللدنیه المقصدالاول فی تشریف اللہ تعالیٰ ...ص ۱۳-۱۲ حقیقت کتابوی ترکی، جواهر البحارفی فضائل النبی المختار، من جواهر سیدعبداللہ مرغنی، ج ۴ ص ۱۲۱ دارالکتب العلمیه بیروت استنبول)

[6] (جواهر البحارفی فضائل النبی المختار من جواهر الصماوی ج ۴ ص ۴۹ دارالکتب العلمیه بیروت لبنان ۱۹۹۸ء)

العرش۔ انہوں نے دیکھا کہ نور محمد ﷺ عرش کے کناروں **پر و اسمه مکتوبا علیه و مقرونا باسم الرب جل جلاله** اور محمد ﷺ کا نام نامی اسم گرامی عرش پر لکھا ہے اور وہ رب تعالیٰ جل جلالہ کے نام مبارک کے ساتھ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا **یارب من هذاالذی قرن اسمه باسمک** اے میرے رب عزوجل یہ کون ہے جس کا نام تیرے نام کے ساتھ لکھا ہے **قال هذانبی من ذریتک اسمه فی السماء احمد و فی الارض محمد (ﷺ)**۔ ارشاد ہوا کہ یہ آپ کی اولاد میں سے نبی ہیں جن کا نام آسمانوں پر احمد اور زمین پر محمد (ﷺ) ہے۔ **فلو لاہ ما خلقتک و لا خلقت عرشا و لا کرسیا و لا لوحا و لا قلما و لاسماء ولا ارضا و لا جنة ولا نارا و لا دنیا ولااخری**۔ اے آدم! اگر یہ نہ ہوتے تو میں نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ عرش و کرسی کو پیدا کرتا نہ لوح و قلم کو پیدا کرتا نہ زمین و آسمان کو پیدا کرتا نہ جنت و دوزخ کو پیدا کرتا اور نہ دنیا کو پیدا کرتا اور نہ آخرت کو پیدا کرتا۔[7]

---

[7] (کاروان قمر جنوری ۲۰۱۶ ص ۳۱، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ج ۳ ص ۳۷۷ دار الکتب العلمیه بیروت لبنان)

معلوم ہوا کہ ساری کائنات رب کائنات نے اپنے محبوب علیہ السلام کی محبت ووجاہت وعزت کی خاطر پیدا فرمائی۔کیاخوب قلم اٹھایابریلی کے تاجدار علیہ رحمۃ الغفار والستار نے:

زمین وماں تمہارے لئے، مکین ومکاں تمہارے لئے	چنین وچناں تمہارے لئے، بنے دوجہاں تمہارے لئے
وہ کنز نہاں یہ نورفشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں	یہ تن وجاں یہ باغ جناں یہ ساراساماں تمہارے لئے
یہ شمس وقمر یہ شام وسحر یہ برگ وشجر یہ باغ وثمر	یہ تیغ وسپر یہ تاج وکمر یہ حکم رواں تمہارے لئے
نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی نہیں	خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے [8]

نہ سورج ہوتا نہ چاند:

ایک روایت میں تو یہاں تک آیاہے کہ اگرسیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکا چاند نہ ہوتا تو آسمان کاچاند بھی نہ ہوتااوراگریہ نبوت ورسالت کاسورج طلوع نہ ہوتا تو آسمانوں کاسورج بھی نہ ہوتا۔اگریہ نورہے آفتاب کاتوصدقہ اسی عالی جناب کااگروجودکاماہتاب کاتوبھی وسیلہ ہے رسالت

---

[8](حدائق بخشش حصہ دوم ص ۷۳-۷۲مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

مآب کا، پڑھیئے علامہ نبہانی علیہ رحمۃ الوہاب کا۔ **ولاالطول ولاالعرض۔** اورنہ لمبائی کو نہ چوڑائی کو **ولاوضع ثواب ولاعقاب۔** اورنہ ثواب، عذاب کا تقرر ہوتا **ولاخلقت جنۃ ولانارا۔** اورنہ جنت کو پیدا کرتا اورنہ دوزخ کو پیدا۔ **ولا شمسا ولا قمرا۔** اورنہ سورج کو پیدا کرتا اورنہ چاند کو پیدا کرتا۔[9]

باعث تخلیق کائنات:

صحابیٔ رسول حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور جان کائنات ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا رب عزوجل فرماتا ہے کہ اگر میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ (ﷺ) کو اپنا حبیب بنایا ہے، میری مخلوق میں آپ سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی بھی عزت والا نہیں۔ **ولقدالدنیاواھلھالاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی۔** یعنی میں نے دنیا اور دنیا والوں کو اس لئے پیدا کیا کہ ان کو آپ (ﷺ) کے مقام و مرتبہ کی پہچان کراؤں اور بتاؤں کہ میرے نزدیک آپ کا کیا مرتبہ اور مقام ہے۔ **ولولاک ماخلقت الدنیا۔** اور اگر آپ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔[10]

---

[9] (جواھرالبحارفی فضائل النبی المختارج ۲ ص ۴۴۶ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، من جواھرابن حجرج ۲ ص ۸۶ دارالکتب العلمیہ بیروت)

[10] (تاریخ دمشق الکبیرج۲ص۲۳۶ دارالفکربیروت/تہذیب تاریخ دمشق ج۱ص۳۲۳ دارالمھرہ، سبل الھدیٰ والرشادج۱ص۷۵ دارالکتب العلمیہ، المواھب اللدنیہ ج۱ص۵۳ مقصدالاول فی تشریف اللہ تعالیٰ...فریدبک سٹال لاھور، مصابیح السیرۃ المحمدیۃ ص۱۲۰-۱۲۱ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص۴۶۵ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاھور، جواھرالبحارفی فضائل النبی المختارﷺج۲ص۲۶۹ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، الانوارالمحمدیۃمن المواھب اللدنیہ المقصدالاول ص۱۵-۱۴ حقیقت کتابوی ترکی استنبول)

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر:

مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ہجری ۱۱۲۷ حدیث قدسی لکھتے ہیں کہ: خالق مصطفیٰ جل وعلانے اپنے پیارے مصطفیٰ ﷺ سے ارشاد فرمایا: **لولاک یامحمدماخلقت الکائنات**۔ یعنی اے محمد ﷺ! اگر تم نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا۔[11]

دوسرے الفاظ یوں ہیں:

لولاک لماخلقت الافلاک ۔ محبوب پیارے(ﷺ)! اگر تو نہ ہوتا میں ہفت افلاک کو بھی پیدا نہ کرتا۔[12]

نوٹ: دیوبندی علماء کی بھی ایک کثیر تعداد نے حدیث لولاک یعنی مندرجہ بالا حدیث لکھی ہے چند ایک حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔[13]

---

[11] (جواھر البحار ج ۲ ص ۳ ۱ ۳ دارالکتب العلمیہ بیروت، تفسیر روح البیان ج ۶ ص ۲ ۰ ۶ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

[12] (کاروان قمر جنوری ۲۰۱۶ء ص ۳۱، روح البیان فی تفسیر القرآن ج ۹ ص ۴۹۴ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، روح البیان فی تفسیر القرآن ج ۶ ص ۱۶۶ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، مکتوبات امام ربانی ج ۲ دفتر ۳ رقم المکتوب ۱۲۲ ص ۵۶۰ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاھور، روح البیان فی تفسیر القرآن ج ۵ ص ۵۳۶ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، شرح شفاء ج ۱ ص ۱۳ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، انیس الجلیس ص ۱۳۵ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ پاکستان، مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۲۱۹ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاھور، عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ ص ۷۱ نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب کراچی، الزبدۃ شرح قصیدۃ بردہ ص ۸۳ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور شاہ ولی اللہ فیوض الحرمین ص ۱۸۶ دارالاشاعت کراچی، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ج ۱ ص ۳۴۸ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ج ۲ روح البیان ص ۳۱۳ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ج ۳ ص ۴۳۳ من جواھر سید احمد عابدین دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ج ۴ ص ۲۱۰ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ج ۱ ص ۲۷۶ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، کشف الخفاء، تحت حرف اللام ج ۲ ص ۱۹۴ قدیمی کتب خانہ کراچی، مجموعہ رسائل لکھنوی الآثار المرفوعہ ج ۵ ص ۳۳ انتشارات شیخ الاسلام احمد وجام)

[13] (فتاویٰ رشیدیہ حصہ ۲ ص ۱۳۴ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی پاکستان، الشھاب الثاقب ص ۴۷ کتب خانہ رحیمیہ یوبندسھارن پوربھارت، براھین القاطعہ افادات شاہ عبدالغنی پھولی نوری مرتب حکیم محمد اختر ص ۱۱۰ کتب خانہ مظھری کراچی، صدائے محراب ج ۱ ص ۳۳۴ ادارہ تالیفات ختم نبوت لاھور، ۶۳ نکات میلادالنبی ص ۱۳۵ ادارۃ نشریات اھلسنۃ جامعہ ابی صدیق عمرکالونی کبیروالا، شرف المصطفیٰ ص ۲۳ شعبہ نشرواشاعت مجلس صیانۃ مسلمین ھارون آباد

حضرت شیخ الحدیث محمد نصر اللہ خان نوراللہ مرقدہ جعل الجنۃ مثواہ بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ میں لکھتے ہیں کہ:

اسعدک اللہ تعالیٰ بدانکہ آن صاحب تاج لولاک سید الارض والافلاک ومافیھن شہنشاہ کونین سروردارین وہ ذات ہے جو ہر ذات سے برتر۔اس کی ہر ہر صفت کونین کی تمام صفات سے اعلیٰ اور ہر عیب وشین سے منزہ ومبراء ہے کائنات کے کل فضائل اعلیٰ وکمالات بالا کا منبع وسرچشمہ ساری خدائی کا مرجع ومنشاء ہے ہر زین سے مزین وپیراستہ اور تمام اخلاق جمیلہ سے آراستہ وشائستہ ہے آپ ہی وہ انسان کامل ہیں جس کو خالق عالم اپنی جمال ذات واپنی تمام صفات جلال وجمال کا مظہر اتم بلکہ شفاف آئینۂ اُفحم گر داناہے۔پوری خدائی کو آپ ﷺ ہی کی خاطر ہستی پر ظاہر فرمادیاہے۔پس فیض وہدایت عرفان ودلالت میں ہر ایک شئے آپ ﷺ کی محتاج رہی کہ خالق عالم نے جس کو جو بھی عطا کیا یا جو بھی جس سے لے لیا یہ سب آپ ﷺ ہی کیلئے کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حضرت ﷺ سے نبیوں کو نبوت ملی آپ ﷺ کی خاطر ولیوں کو ولایت سے نوازا گیا آپ ﷺ کی خاطر ثواب وعقاب کی خاطر غرض کہ مقصود ذات اوست دیگر جملگی طفیل۔منظور نور اوست دیگر جملگی ظلام۔

کہ **لولاک لولاک لماظهرت الربوبية**۔اے حبیب ﷺ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے اور اگر نہ ہوتے تو میں ہر گز ہر گز اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا اور ظاہر کہ اگر ربوبیت کا ظہور نہ

بھاولنگر،تقاریر اسعدمحمود مکی ص ۱ مرکز الشیخ زکریا فیصل آباد،مضامین ومقالات عبدالحکیم سکھروی ص ۳۴۲ ادارۃ المعارف کراچی، احسن الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۸۴ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی،ملفوظات محدث کشمیری ص ۱۸۴ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان،باادب بانصیب ص۳۷ مکتبہ الفقیر فیصل آباد،فضل الرحمٰن دھرم کوٹی بھارستان شرح اردوبوستان ص ۲۵ مکتبۃ المصباح لاھور)

ہو تا تو یقیناً مربویۃ نہ ہوتی کوئی شئےنہ ہوتی کہ ماسوی اللہ، اللہ کے مربوب ہیں خدائی کا ظہور اسی نور کی خاطر رہاہے۔[14]

مولانا فقیر ابو الفیض ابو محمد حبیب الرحیم "الدولۃالمدنیۃبالمادۃالغیبیۃ" میں لکھتے ہیں کہ:

لو لاک لماخلقت الدنیا۔

یعنی اے حبیب ﷺ اگر آپ ﷺ کو پیدا نہ کرتا تو دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا۔

دنیامیں تحت الثریٰ تک جوکچھ بھی ہے تمام آپ ﷺ کی خاطر اورآپ ﷺ کیلئے پیدا فرمایا گیاہے اورآپ ﷺ تمام اشیاء کی اصل اور منبع ہیں۔

جیسے خود حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

انامن نور اللہ و کل شئی من نوری۔

میں نوراللہ کے نورسے مخلوق ہےاورتمام اشیاء(عرش معلیٰ سے تحت الثریٰ تک)میرے نور مطہر سے ظہور میں آئے ہیں۔

یعنی تمام اشیاء میرے نور مطہر میں ودیعت رکھی ہوئی تھیں یکے بعد دیگرے ظہور میں آئیں اور جیسے حدیث قدسی میں ہے کہ رب تعالیٰ فرماتاہے۔لولاک لماخلقت الافلاک یعنی اے حبیب ﷺ اگر آپ ﷺ کو ظہور میں نہ لاتا تو آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا اورلولاک لماظھرر بوبیۃ۔یعنی اوراے حبیب ﷺ اگر آپ ﷺ کو پیدا نہ فرماتا تو اپنی خدائی کو ظہور میں نہ لاتا۔

علمائے دیوبند کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب میں ایک روایت نقل کی ہے کہ حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کیاہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد ﷺ کانام مبارک

[14] (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸ ۱ ۲ و کذاجآءفی الحدیث القدسی حدیث الاسراءلو لاک لماخلقت الافلاک)(ص ۴)

عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔[15]

لولاک لماخلقت الافلاک حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب ﷺ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا اس حدیث شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردۃ میں درج کیا ہے مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعث ایجاد خلق ہیں کہ **اول ماخلق اللہ نوری وقال اللہ تعالیٰ مخاطبالآدم علیہ السلام لولاہ ماخلقتک وورد ایضاًلولاک لماخلقت الافلاک۔**[16]

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ حضور پر نور ﷺ نہ ہوتے تو دنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی اور موجود نہ ہوتی خلاصہ یہ ہے کہ خود دنیا کا وجود رسول پاک ﷺ کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار	گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو گر وہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوۃ الانام شیخ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی لئے عرض کیا ہے:

وکیف تدع الی الدنیا ضرورۃ من	**لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم**

[15](نشر الطیب ص ۱۰ مطبوعہ دیوبند)

[16](عطر الوردہ ص ۲۴ دیوبند)

حضرت علامہ ابوالحسنات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کاترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں ۔اورکیوں کر دنیاکی طرف ضرورتیں ایسے نفس زکی کوبلاسکتی ہیں کہ اگروہ نہ ہوتے اوردنیامیں جلوہ افروزی نہ فرماتے تودنیاعدم سے منصۂ شھود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد (ﷺ) کی جلوہ نمائی نہ ہوتی	تودارین میں روشنائی نہ ہوتی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ لولاہ لماخلق اللہ سبحانہ الخلق ولمااظھر الربوبیۃ۔

اگر حضور پرنور ﷺ کی ذات بابرکات نے اس عالم دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا تو اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا ہی نہ فرماتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی جوکہ طائفہ دیوبندیہ کے جیدعالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم وچراغ ہیں نے بھی حدیث قدسی اس طرح درج کی ہے۔لولاک لماخلقت الافلاک ولولاک لمااظھرت الربوبیۃ ۔یعنی اے میرے محبوب ﷺ!اگر آپ نہ ہوتے تومیں دنیاکوپیداہی نہ فرماتااوراگر آپ نہ ہوتے تومیں اپنی ربوبیت کااظہارنہ فرماتا۔

گرارض وسماکی محفل میں لولاک لماکاشورنہ ہو	یہ رنگ نہ ہوگلزاروں میں یہ نورنہ ہوسیاروں میں

مولوی رشید احمد صاحب دیوبندی احسن الفتاویٰ میں لکھتے ہیں۔امام شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شارح بخاری نے کتاب مواہب اللدنیہ میں نقل کیاہے۔

قال اللہ تعالی: یا آدم ارفع رأسک، فرفع رأسه فرأی نور محمد- صلی اللہ علیه وسلم- فی سرادق العرش، فقال: یارب، ماهذاالنور؟ قال: هذانور نبی من ذریتک اسمه فی السماء أحمد، وفی الأرض محمد، لولاه ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا أرضا۔[17]

یہ روایت حضرت شیخ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی انوار محمدیہ میں لائے ہیں۔مذکورہ دونوں کتابوں (مواہب اللدنیہ اورانوار محمدیہ) میں حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تابعی کا قول منقول ہے۔حضرت کعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تورات و انجیل کے بھی بڑے عالم تھے اور قرآن وحدیث کے بھی بڑے ماہر تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ان آدم وجمیع المخلوقات خلقوا لاجل محمد ﷺ رواه البیهقی۔

حق تعالیٰ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے: لولاک لما اظهرت الربوبیة۔

(دیوبند کے) حضرت حکیم الامت الشاہ اشرف علی تھانوی نشر الطیب میں تحریر کرتے ہیں:

عن عمر الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال النبی ﷺ قال اللہ تعالیٰ لآدم یآدم لولامحمدماخلقتک رواه حاکم وصححه البیهقی والطبرانی ۔قال اللہ تعالیٰ یآدم لولامحمد ﷺ ماخلقتک وهوآخر الانبیاء۔[18]

علامہ امام زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب اللدنیہ ج ا میں لکھتے ہیں:

عن ابی الشیخ والحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسی بن مریم علیه السلام ۔یاعیسیٰ !لولامحمدماخلقت آدم ولاالجنة ولاالنار وروی الحاکم مثله وصححه ورواه السبکی والبلقینی، قال اللہ تعالیٰ وعزتی وجلالی لولامحمدماخلقت

---

[17] (احسن الفتاویٰ ص ۴۸۵، المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة ج ا ص ۴۷ المکتبة التوفیقیة، القاهرة-مصر)

[18] (الدرر النظیم فی مولد النبی الکریم ﷺ)

عرشاولاکرسیاولاسمآءولاارضاولاجنة ولاناراولالیلاولانهاراوماخلقت جمیع الاشیاء الااکراماللذی سمیته محمدا ﷺ۔(مولدالنبی ﷺ للقطب الربانی الشیخ عبدالرحیم البرعی)هذاماظهرلی فی هذاالباب۔[19]

حدیث لولاک کی تحقیق:

حدیث لولاک لماخلقت الافلاک اگرچہ اس حدیث کے الفاظ کے بارے میں محدثین حضرات نے کلام کیاہے لیکن معنٰی ومضمون کے اعتبارسے یہ ثابت ہے اورایک حقیقت نفس الامرہے جوکہ دوسری روایات سے ثابت ہے اورجن علماءسے انکارمنقول ہےوہ بھی الفاظ ہی کے بارے میں ہے معنٰی کے بارے میں نہیں ہے چنانچہ خودملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کے بارے میں رقمطرازہیں کہ اگرچہ علامہ صنعانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسے موضوع کہاہے لیکن معنٰی کے اعتبارسے ثابت ہے حدیث لولاک لماخلقت الافلاک قال الصغانی انه موضوع کذافی الخلاصة لکن معناہ صحیح فقدروی الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهمامرفوعااتانی جبریل فقال یامحمدلولاک ماخلقت الجنةولولاک ماخلقت النار وفی روایةابن عساکرلولاک ماخلقت الدنیا۔[20]

وفی حدیث سلمان عندابن عساکر قال: «هبط جبریل علی النبی صلی اللہ علیه وسلم- فقال:إن ربک یقول:إن کنت اتخذت إبراهیم خلیلا، فقداتخذتک حبیبا، وماخلقت خلقا أکرم علی منک، ولقد خلقت الدنیا وأهلها لأعرفهم کرامتک ومنزلتک عندی، ولو لاک ماخلقت الدنیا۔[21]

---

[19](احسن الفتاویٰ ص ۴۸۶)

[20](موضوعات کبیر ص ۵۹ حرف اللام)

[21](مواهب اللدنیا ج ۱ ص ۸۳ بحواله فتاویٰ حقانیة اکوڑہ خٹک ج ۲ ص ۲۰۳)

عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عِيسَى آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَسَكَنَ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماسے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدناعیسیٰ علیہ السلام کووحی بھیجی اے عیسیٰ علیہ السلام !ایمان لامحمد ﷺ پراور تیری امت سے جولوگ ان کازمانہ پائیں انہیں حکم کرکہ ان پرایمان لائیں کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تومیں آدم علیہ السلام کوپیدانہ کرتانہ جنت دوزخ بناتاجب میں نے عرش کوپانی پربنایااسے جنبش تھی میں نے اس پر **لاالہ الااللہ محمدرسول اللہ لکھ** دیاپس ٹھہر گیا۔[22]

شیخ المشائخ استاذالعلماءوالمجاہدین بقیۃالسلف مناظر اسلام محمد لعل الرحمٰن صاحب نے اپنی کتاب **التجلیات الرحمانیۃ فی معادن الحقائق الاسلامیہ** میں بہت زیادہ تحقیق فرمائی ہے۔اس کامطالعہ کریں تاکہ سب شکوک وشبہات ختم ہوجائیں۔[23]

حقیقت محمدی ﷺ اور تعین اول ''حب''

فقیر صدیق احمد القریشی الہاشمی الدیوبندی شفاءالقلوب میں لکھتےہیں کہ سلوک کی کتابوں میں تعین حبی کالفظ کثرت سے استعمال ہواہے چنانچہ سالکین کے ذہن میں یہ سوال پیداہوگاکہ تعین حبی کے کیامعنی ہیں۔اگرسالکین تعین حبی کوسمجھ لیں تویہ بات بھی سمجھ میں آجاتی ہے کہ حقائق انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیمات کے ان اسباق کاتعلق حب سے کیوں ہے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہ

---

[22] (المستدرک للحاکم کتاب التاریخ کان رسول اللہ ﷺ اجود الناس بالخیر دارالفکر بیروت ج۲ ص۲۱۵)

[23] (ص۲۶۸) التجلیات الرحمانیۃ فی معادن الحقائق الاسلامیہ

اللہ تعالیٰ نے دفتر اول مکتوب نمبر ۸۵ میں فرمایاہے کہ ان چیزوں میں سے جن کا جاننا ضروری ہے یہ ہیں کہ ہمارے نزدیک تعین کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حق تعالیٰ عزوجل نیچے اتر آیا۔پس وہ حب یاوجود ہو گیابلکہ تعین کے معنی صدور (ظہور) کے ہیں کیونکہ وہ تنزیہ کے زیادہ لائق ہے اورانبیاء کرام کی زبان کے زیادہ مناسب ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ دفتر سوم مکتوب ۲۲ میں فرماتے ہیں کہ حقیقت محمدی ﷺ جو کہ حقیقۃ الحقائق ہے،اس کے متعلق مراتب ظلال طے کرنے کے بعد اس فقیر پر منکشف ہوا ہے کہ وہ تعین اور ظہور حبی ہے جو مبداء ظہورات اور تمام مخلوقات کی پیدائش کا منشاء ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہے:

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق۔

یعنی میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔[24]

سب سے پہلی چیز جو اس پوشیدہ خزانے سے ظہور کے میدان میں جلوہ گر ہوئی وہی حب ہے جو مخلوق کی پیدائش کا سبب بنی اگر یہ حب نہ ہوتا تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا اور عالم عدم میں راسخ اور مستقر رہتا حدیث قدسی **لولاک لما خلقت الافلاک**۔اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین وآسمان کو پیدا نہ کرتا (**کشف الخفاء ص ۲۱۴۳**) کے راز کو جو کہ حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی شان میں واقع ہے اس جگہ تلاش کرنا چاہیئے۔اور **لولاک لما اظہرت الربوبیۃ**۔اگر تو نہ ہوتا تو میں ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا[25] کی حقیقت اس مقام میں طلب کرنی چاہیے تمام تعینات کے مبادی اعتبارات ہوتے ہیں۔یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلا اعتبار کون سا ظاہر ہوا۔چنانچہ بعض مشائخ

---

[24](کشف الخفاء ص ۲۱۶)

[25](کشف الخفاء ص ۴۳-۴۱)

نے فرمایا کہ خدا کا پہلی بار مخلوق کو پیدا کرنے کا علم تعین اول ہے۔ دیگر حضرات نے فرمایا کہ ارادۂ تخلیق تعین اول ہے لیکن امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ عجیب بات فرماتے ہیں کہ حب یعنی یہ چاہنا کہ میں پہچانا جاؤں تعین اول ہے اور یہ سب سے پہلا اعتبار ہے جو ظاہر ہوا اب جب اللہ تعالیٰ نے ظہور فرمایا تو سب سے پہلے نور محمدی ﷺ کی تخلیق ہوئی۔ شاہ غلام علی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ہے حب ذاتیہ تمام کمالات کا سبب و آغاز ہے۔ پھر دوسرا اعتبار جب اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا وہ وجودی ہے جو ایجاد کا مقدمہ ہے اس لئے تعین وجودی تعین حبی کا ظل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا (الاحزاب ۷)

ترجمہ: اور جب ہم نے تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیمات سے عہد لیا اور آپ ﷺ سے اور اس طرح نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے۔" اس آیت کریمہ میں عالم ارواح کی ترتیب میں آپ ﷺ کو سب پر مقدم کیا گیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش سب سے پہلے ہوئی ہے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ **کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث**۔ تخلیق کے اعتبار سے میں سب سے اول ہوں اور بعثت کے اعتبار سے میں سب سے آخری نبی ہوں۔[26]

---

[26] (کشف الخفاء ص ۲۰۹)

ایک اور حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا:

لو لاک لما خلقت الافلاک و لما اظھرت الربوبیة۔

"اے محمد ﷺ! اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں یعنی عالم کو پیدا نہ کرتا اور ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا"۔[27]

اعتراض:

یہ حدیث تو موضوع ہے صنعانی نے اسے موضوع قرار دیا ہے اور علامہ علی قاری نے لکھا ہے۔

جواب:

ہمارے پاس علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری کی کتاب کے تین نسخے ہیں ایک عربی، ایک دیوبندی، ایک غیر مقلدین کا ترجمہ۔ آیئے ہم اصل عبارات و ترجمہ نقل کرتے ہیں جس سے حقیقت حال واضح ہو جائے گی چنانچہ عظیم حنفی محدث علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری لکھتے ہیں: **لو لاک لما خلقت الافلاک....قال الصنعانی انه موضوع کذافی (الخلاصة) لکن معناه صحیح**۔[28]

دیوبندی ترجمہ:

علامہ صنعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے البتہ اس کا مضمون صحیح ہے۔[29]

---

[27] (کشف الخفاء ص ۲۳-۲۱، شفاء القلوب ص ۵۳۴، غیاث اللغات مع منتخب اللغات و چراغ ھدایت مولانا محمد غیاث الدین رحمة اللہ تعالیٰ علیہ نے لو لاک حدیث قدسی کھا ھے۔ ص ۶۱۹)

[28] (موضوعات کبیر ص ۱۹۴ قدیمی کتب خانہ کراچی)

[29] (موضوع روایت ص ۱۲۲ مکتبہ رحمانیہ لاھور)

اہلحدیث ترجمہ:

صنعانی کہتے ہیں کہ یہ موضوع ہے جیسا کہ خلاصہ میں ہے لیکن اس کا معنیٰ صحیح ہے۔[30]

دیکھئے ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب کی مکمل عبارت مع ترجمہ آپ کے سامنے ہے اس میں صرف ایک علامہ صنعانی جن کا نام بھی ذکر نہیں کیا کے حوالے سے لکھا کہ وہ موضوع کہتے ہیں۔ ملا علی قاری نہیں، بلکہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو اس کا دفاع کیا اور کہا کہ معناً یہ صحیح ہے علامہ علی قاری نے اپنی دوسری کتابوں میں علامہ صنعانی کا قول ذکر کے اس کی حدیث کو معناً صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو علامہ علی قاری، شرح شفاء اور الزبدۃ العمدۃ۔

بلکہ علامہ علی قاری نے تو موضوعات کبیر میں اس کو معنوی طور پر صحیح قرار دے کر اس کی تائید میں حدیث مرفوع ذکر کی ہے۔

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

فقدروی الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعا اتانی جبریل فقال یامحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لولاک ماخلقت الجنۃ ولولاک ماخلقت النار۔[31]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ۔

ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔[32]

نوٹ: دیوبندی ترجمہ میں اس حدیث کو نکال دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔[33]

---

[30] (موضوعات کبیر اردو ص ۲۶۵ نعمانی کتب خانہ لاہور)

[31] (الاسرار المرفوعۃ فی احادیث الموضوعۃ ص ۱۹۴ قدیمی کتب خانہ کراچی)

[32] (موضوعات کبیر اردو ص ۲۶۵ اہلحدیث ترجمہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

[33] (موضوع روایات ص ۱۲۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

میں کہتاہوں کہ جن احادیث سے حدیث لولاک کی تائیدہوتی ہے کیانامعلوم صنعانی کے کہنے پر ان کو ٹھکرادیاجائے گا؟ تین روایات حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اورایک حدیث حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی اوردیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماوالی حدیث کومرفوعہ قراردیاہےاورملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس کے مرفوع ہونے کوبیان کیا۔اب مرفوع کسے کہتے ہیں؟توپڑھئے اس پرضمناًدوحوالہ جات۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ مرفوع وہ حدیث ہے کہ جس کی نسبت خاص طورپر حضوراکرم ﷺ کی طرف کی جائے اورآپ ﷺ کے علاوہ کسی اورپراس کااطلاق نہ ہواوربعض نے کہاہے کہ وہ روایت جس میں صحابی رض اللہ تعالیٰ عنہ نبی کل کائنات ﷺ کافعل مبارک یاآپ ﷺ کاقول مبارک بیان کرے۔[34]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایاکہ جس حدیث کی سند حضوراکرم ﷺ تک پہنچے وہ مرفوع ہے۔[35]

توجس حدیث کی تائید حدیث اورحدیث مرفوع سے ہورہی ہواس کوموضوع قراردینااوروہ بھی ایک صنعانی کے کہنے پر،یہ کوئی علمی دیانت داری ہےنہ حدیث رسول ﷺ سے وفاداری۔آیئے!ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بھی ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔

---

[34](تدریب الراوی ص ۹۴ قدیمی خانہ کراچی)

[35](مقدمہ اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۲۸ فرید بک سٹال لاہور)

چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ اللہ کریم نے اپنے نبی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

یامحمد!وعزتی وجلالی لولاک ماخلقت ارضی وسمائی ولارفعت ھذہ الخضراء ولابسطت ھذہ الغبراء۔

ترجمہ: اے محمد ﷺ! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، اگر تم نہ ہوتے تو نہ میں زمین کو پیدا کرتا اور نہ آسمان کو نہ میں یہ سبز چھت سجاتا اور نہ میں فرش زمین بچھاتا۔

اسے شیخ الاسلام بلقینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں عبدالرحمن بن عبداللہ بن محمد بن احمد، ابوالقاسم بن طالب العرفی کے مولد سے اورابن سبع اپنی کتاب شفاءالصدور میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔[36]

حدیث لولاک کو موضوع کہنے والے اور سن کر سیخ پا ہونے والے حضرات کے اس تبصرہ کرتے ہوئے شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ محمد انواراللہ قادری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صدرالصدور حیدرآباد دکن، انڈیا لکھتے ہیں:

یہاں معلوم کرنا چاہیئے کہ آج کل جو غل مچ رہا ہے کہ لولاک لماخلقت الافلاک، حدیث موضوع ہے۔ یہ تسلیم بھی کیا جائے تو جرح کو اس سے کیا فائدہ؟ زمین، دریا، جنت، دوزخ، ثواب، عقاب، جملہ آدمیوں کے جد بزرگوار بلکہ ساری دنیا جب بدولت آنحضرت ﷺ کے پیدا ہوئی تو افلاک کیا چیز ہیں؟ دیکھو لو! جنت، دوزخ بدولت آنحضرت ﷺ کے پیدا ہونے کی حدیث کو حاکم

[36] (زرقانی ،مصابیح السیرۃ المحمدیۃ، ج ا ص ۵۷دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان،سبل الھدیٰ والرشادفی سیرۃ خیرالعباد، ج ا ص ۵۷دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان،ھارون دیوبندی خصوصیات مصطفیٰ ﷺ ج ا ص ۴۵۳دارالاشاعت کراچی،انسان المفھون فی سیرۃ الامین المامون ج ا ص ۱۷۳دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

،دیلمی، سبکلی، بلقینی، نے روایت کیا ہے اور زمین ودریا پیدا ہونے کی حدیث کو ابن سبع اور غرفی نے، اور دنیا طفیلی ہونے کی حدیث کو ابن عساکر نے اور ثواب وعقاب کی حدیث کو ابن سبع وعرفی نے اور خلق آدم علیہ السلام کی حدیث کو طبرانی ،حاکم ، بیہقی، ابن عساکر، ابو نعیم، ابوالشیخ، بلقینی اور سبکی نے روایت کیا ہے۔[37]

خود دیوبندی علماء بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ حدیث معناً صحیح ہے:

مولوی خیر محمد جالندھری نے بھی لکھا ہے، ملاحظہ ہو:[38]

مفتی محمود نے بھی تسلیم کیا ہے، ملاحظہ ہو:[39]

مفتی عبدالحکیم سکھروی نے بھی اسے معناً صحیح تسلیم کیا، ملاحظہ ہو:[40]

معلوم ہوا کہ اس حدیث شریف کو لے کر موضوع کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کو کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ہاں البتہ ان کے بغض باطنی کا اظہار ضرور ہو جائے گا کہ اس بہانے سے وہ عظمت مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرنا چاہتے ہیں۔

اعتراض:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ "میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے،، اور تم کہتے ہو کہ نبی پاک ﷺ کیلئے پیدا کیا ہے، تو تمہارا یہ مؤقف اور یہ احادیث موضوع ہیں کیونکہ قرآن کریم کے معارض ہیں۔

---

[37](انوار احمدی ص ۵۴-۵۳ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، پاکستان)

[38](خیر الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۶۷ مکتبہ امدادیہ ملتان)

[39](فتاویٰ محمودیہ ج ۴ ص ۸۴-۸۲)

[40](مقالات ومضامین مفتی عبدالحکیم سکھروی ص ۲۴۲ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب:

اس اعتراض کے کئی جوابات ہیں،سب سے پہلے ہم علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جواب نقل کرتے ہیں پھر ہم اپنے جوابات عرض کریں گے، چنانچہ علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ:

یہ احادیث قرآن کریم کی اس آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنسَ اِلَّا لِیَعْبُدُونِ (الذریت ٥٦) کے خلاف نہیں ہیں،اگر یہ بات ہے تو پھر وہ کتنے کثیر تعداد انسان اور جنات ہیں جو عبادت نہیں کرتے تو کیا یہ اس آیت کے خلاف نہیں ؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے دن کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ یہ آیت مؤمنین کے ساتھ خاص ہے اور احادیث مبارکہ پوری مخلوق کو شامل ہیں لہٰذا قرآن کے معارض نہیں ہیں۔[41]

راقم الحروف کا پہلا جواب:

ایک ہوتی ہے علت غائبہ اور ایک علت باعثہ ،انسانوں اور جنات کو عبادت کیلئے پیدا کرنا علت غائبہ ہے یعنی ان کی تخلیق کی غرض وغایت عبادت خداوندی ہے اور اس کا باعث ہے وجود با مسعود صاحب مقام محمود و محبوب رب ودود لہٰذا قرآن و سنت میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

دوسرا جواب:

ضروری نہیں کہ ایک کام کا ایک ہی سبب ہو،ایک کام کے دو سبب بھی ہو سکتے ہیں اور تخلیق کائنات کے بھی دو سبب ہیں غرض وغایت کے طور پر عبادت اور اس کا باعث بنی ذات مصطفیٰ کریم ﷺ ۔ہم انسان بھی بعض اوقات ایسے کام کرتے ہیں کہ ان کے پیچھے کئی کئی اغراض

---

[41] (مصابیح السیرۃ المحمودیۃ ج ۱ ص ۸۸ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ومقاصد ہوتے ہیں تو جب انسان کے کسی کام کے دو مختلف سبب ہوسکتے ہیں تو اس **رب العلمین واحسن الخالقین** کے کسی فعل کے دو سبب کیوں نہیں ہوسکتے؟

اظہار ربوبیت اور شان احمدیت:

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث قدسی نقل کرتے ہیں:

لولاک لما اظہرت الربوبیۃ۔

ترجمہ: اے محبوب! اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا۔[42]

ہوسکتا ہے کہ کسی صاحب کی توحید جوش آئے اور وہ کہہ دے کہ جی ان احادیث کی حیثیت کیا ہے؟ یہ بھی موضوع ہے۔ تو ہم گزارش کریں گے کہ یہ حدیث حضور مجدد پاک نے نقل کی ہے اور مجدد پاک کی علمی جلالت مسلمہ ہے لیکن ہم پھر اتمام حجت کے طور پر ایک دو حوالہ جات عرض کئے دیتے ہیں۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے "مناظر" مولوی منظور نعمانی نے مجدد صاحب کے متعلق یوں لکھا ہے:

"امت کے ابتدائی دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں سے تجدیدی نوع کی خدمات لیں ان میں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کارنامہ بہت ممتاز ہے۔ اسی طرح اخیر دور میں (جس کا آغاز ہزارہ روم (الف ثانی) کے آغاز سے یعنی رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات پر ایک ہزار سال گزرنے کے بعد ہوتا ہے) امام ربانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دین کی تجدید و حفاظت اور احیاء شریعت کا جو کام ہمارے اس ملک میں ہی لیا وہ اسلام کی پوری تاریخ میں ایک

---

[42] (مکتوبات امام ربانی ج ۲ دفتر ۳ مکتوب ۱۲۲ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور، جواھر البحار ج ۲ ص ۲۵۵ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

خاص امتیازی شان رکھتاہے اوراسی وجہ سے ان کالقب مجدد الف ثانی ایسا مشہور ہو گیاہے کہ بہت سے لوگ ان کانام بھی نہیں جانتے صرف مجددالف ثانی کے معروف لقب ہی سے ان کو پہچانتے ہیں۔"[43]

مزید یوں لکھتاہے کہ آپ سے پہلے جس قدر مجدد صدیوں کے گزرے ہیں کوئی مجدد دین کے تمام شعبوں کامجدد نہیں ہوابلکہ خاص خاص شعبوں کے مجدد ہوتے رہے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ایک وقت میں کئی مجدد نظر آتے ہیں کوئی علم حدیث کا کوئی فقہ کا پھر اس میں بھی پھر اس میں بھی کوئی فقہ حنفی کامجدد ہے۔کوئی فقہ شافعی کا کوئی علم کلام کامجدد اور کوئی سلوک واحسان کا لیکن یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کیلئے خاص رکھی کہ آپ دین کے تمام شعبوں کے مجدد ہیں۔[44]

دیوبندی مکتبۂ فکر کے مفتی وعلامہ ولی حسن ٹونکی دیوبندی نے لکھاہے:

راقم الحروف کی رائے ہے کہ اگر حضرت مجدد اپنے تجدیدی اوراصلاحی کارناموں سے ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت نہ فرماتے تو آج ہندوستان کے مسلمانوں کی وہی حالت ہوتی جو چین کے مسلمانوں کی ہے۔[45]

دیوبندی مولوی روح اللہ غفوری نے حضرت مجدد پاک کے متعلق لکھاہے:

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ باقویہ کے بانی ہیں، فرماتے تھے، شیخ احمد (امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ایک آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اس

---

[43](تذکرہ مجددالف ثانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ ص ۲۰-۲۱ دارالاشاعت کراچی)

[44](تذکرہ مجددالف ثانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ ص ۲۷۶)

[45](تذکرہ اولیاءپاک وھند ص ۱۳۹ باراول دسمبر ۱۹۹۹ء ادارہ اسلامیات لاھور)

کی روشنی میں گم ہو جائیں۔ آسمان کے نیچے ان کی نظیر نہیں ،ان جیسے اس امت میں چند ہی بزرگ گزرے ہیں جو آپ کی زیارت کرتا بے اختیار کہتا۔ ”فتبارک اللہ احسن الخالقین“۔[46]

امت کے جلیل القدر مجدد حدیث لکھ رہے ہیں کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تورب کریم عزوجل اظہارربوبیت نہ فرماتا اورلوگوں کو افلاک کی پریشانی ہو رہی ہے۔

کنز مخفی اور شان مصطفوی ﷺ:

رب محمد جل وعلاو ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کنت کنزامخفیافاحببت ان اعرف فخلقت الخلق“۔

ترجمہ: میں ایک چھپاہوا خزانہ پس مجھے محبت ہوئی کہ میں پہچاناجاؤں تو مخلوق کوپیدا کیا۔[47]

خالق کائنات نے اپنی پہچان کیلئے مخلوق کوپیدا کیااور مخلوق میں سب سے قبل اپنے محبوب کے نوراورروح کوپیدا فرمایا۔انبیاء سے عالم ارواح میں عہد لیاعالم ارواح میں محبوب علیہ السلام کی نبوت کے چرچے فرمائے اورانبیاء کرام ورسولان عظام علیہم السلام ،عارفین ،کاملین ،صالحین ،صدیقین بلکہ کل عالمین کوبتادیا کہ لوگو!

ہر شئے خدانے بنائی اے سوہنے مدنی دے واسطے	دوجگ دی کھیڈرچائی اے سوہنے مدنی دے واسطے

[46] (بزرگان نقشبندیہ کو خواب میں زیارت نبی ﷺ ص ۱۴۱ ،اشاعت دوم جنوری ۲۰۱۰ء مکتبہ عمر فاروق کراچی)

[47] (تفسیرروح البیان ،ج۶ص ۱۶تحت الآیۃ سورۃ الحج ۲۶ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔جواھرالبحارفی فضائل النبی المختار ﷺ ج۴ص ۲۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔المقاصدالحسنۃ باب الکاف ص۳۷۷رقم الحدیث ۸۳۶ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔الاسرارالمرفوعہ فی الاخبارالموضوعۃ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۶۹۷ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضور شہنشاہ حسینان عالم ﷺ کی شان لولاک کا تذکرہ کرتے ہوئے امام بوصیری عرض کرتے ہیں:

وکیف تدعوا الی الدنیا ضرورۃ من	لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم
کہا کرے مائل ضرورت ان کو دنیا کی طرف	گر نہ ہوتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کالعدم

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ترا عز لولاک تمکیں بس است	ثنائے تو طٰہٰ و یٰسں بس است
آپ (ﷺ) کو بطور مرتبہ عزت لولاک کافی ہے	آپ (ﷺ) کی تعریف میں طہ ویسین کافی ہے

صلاح بن مبارک بخاری فرماتے ہیں۔

خواجۂ لولاک و سلطان رسل	مقتدا اور ہنمائی جزو کل (ﷺ)

امام اہلسنت امام عشق و محبت تاجدار بریلی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب لکھتے ہیں:

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ	لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

اقبال سہیل نے کہا:

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا	تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امام امم نہ ہوتا	زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

ظفر علی خان نے کہا:

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو	یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ سیاروں میں

شورش کاشمیری دیوبندی کہتا ہے:

جب دوش پہ گیسو کھلتے ہیں، واللیل کی شرحیں ہوتی ہیں	لولاک لما کے سانچے میں اک نور جحم ڈھل کے رہا

مولوی طالوت دیوبندی کہتا ہے:

ادب سے سر جھکاؤ مالک لولاک آتے ہیں	ردائے انما اوڑھے نبی پاک آتے ہیں (ﷺ)[48]

صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔

(العطایا السیفیۃ فی فتاویٰ النقشبندیۃ، حصہ سوئم)

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

[48](ماہنامہ حق چاریار، ج۳ شمارہ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۹۰ء بیک ٹائٹل)